© rasailojaraid.com

ترتیب مصحف ایک جائزہ

(حافظ سید ظفر علی، دارالسلام عمر آباد)

آخری قسط

آپکو حکم تھا کہ جمع قرآن کے بعد جس طرح آپکو قرآن سنایا جائے اس طرح آپ اسکو پڑھیں۔ اس حکم کا لازمی تقاضا ہے کہ حضور نے امت کو اس ترتیب کے مطابق سنایا ہو جس پر اس کی آخری قرائت ہوئی اور یہ ترتیب وہی ترتیب ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔

یہ ساری باتیں قرآن مجید سے ثابت ہیں اور ان کی تصدیق روایات سے بھی ہوتی ہے چنانچہ آنحضرتؐ قرآن کی پوری پوری سورتیں لوگوں کو سناتے جو بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ اس خاص ترتیب پر آپکو سنائی گئی ہوں۔ صحابہ اسی ترتیب پر قرآن سنتے اس کو محفوظ کرتے اور اس کی پابندی کرتے۔ ؎۱

علامہ مودودیؒ رقمطراز ہیں؛

"ترتیب قرآن کے سلسلہ میں یہ بات بھی ناظرین کو معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ ترتیب بعد کے لوگوں کی دی ہوئی نہیں ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت نبیؐ ہی نے قرآن کو اس طرح مرتب فرمایا تھا۔ پھر اسی ترتیب سے آپ خود بھی نماز میں اور دوسرے مواقع پر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور اسی ترتیب کے مطابق صحابہ کرام بھی اس کو یاد کرتے تھے لہٰذا یہ ایک ثابت شدہ تاریخی حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا نزول جس روز مکمل ہوا اس روز اس کی ترتیب بھی مکمل ہو گئی جو اس کا نازل کرنے والا تھا وہی اس کا مرتب کرنے والا بھی تھا۔ جس کے قلب پر وہ نازل کیا گیا اسی کے ہاتھوں اسے مرتب بھی کرا دیا گیا۔ کسی دوسرے کی مجال نہ

؎۱ تفسیر سورۂ قیامہ مترجم مولانا امین احسن اصلاحی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھی کہ اس میں مداخلت کرتا"۔ ؎۱

ان کے علاوہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

"الاصح ان ترتیب السور توقیفی ایضاً وان کانت مصاحفهم مختلفة قبل العرضة الاخیرة التی علیها مدار جمع عثمان"۔ ؎۲

صحیح بات یہی ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی توقیفی ہے۔ اگرچہ کہ ان کے صحیفے آخری دورہ سے قبل مختلف تھے اور عرضۂ اخیرہ پر ہی جمع عثمان کا دار و مدار تھا۔

ملا عبد العلی بحر العلوم شرح مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں:

"اجمع اهل الحق علی ان ترتیب الای کل سورة توقیفی بامر الله و بامر الرسول والمحققون علی ان ترتیب السور من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم"۔ ؎۳

تمام علماء اہل حق کا اجماع ہے کہ تمام سورتوں کے آیتوں کی ترتیب اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے یعنی توقیفی ہے اور محققین علماء کا خیال ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے۔

علامہ زرکشی تحریر فرماتے ہیں:

"لترتیب وضع السور فی المصحف اسباب تطلع علی انه توقیفی صادر عن حکیم احدها بحسب الحروف کما فی الحوامیم و ثانیها لموافقة اول السورة لآخر ما قبلها کآخر الحمد فی المعنی و اول البقرة و ثالثها للوزن فی اللفظ کآخر تبت و اول الاخلاص ورابعها لمشابهة جملة السورة لجملة الاخری مثل والضحی والم نشرح"۔ ؎۴

ترتیب سور کے توقیفی ہونے کے چند دلائل ہیں۔ پہلی دلیل حروف کے اعتبار سے قرآن کی ترتیب ہے جیسے حوامیم۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ سورہ کی ابتداء ما قبل کی سورۃ کے آخر سے موافق ہے۔ تیسری دلیل لفظوں کے وزن کا ہے۔ اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ پوری سورۃ ما قبل کی سورۃ کے مضمون سے ہم آہنگ ہے۔

؎۱ تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸ ؎۲ مرقات ج ۲ ص ۶۲۳

؎۳ شرح مسلم الثبوت ج ۲ ص ۱۲۰۱۱ ؎۴ البرہان فی علوم القرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد ان محققین نے اپنے مخالفین کے دلائل کا تنقیدی جائزہ لے کر ان کا جواب دیا ہے جمہور جو سورتوں کی ترتیب کے غیر توقیفی ہونے کے قائل ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ زرکشی فرماتے ہیں کہ ترتیب سور کے اجتہادی اور توقیفی ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف لفظی ہے۔

" والخلاف یرجع الی اللفظ لان القائل بالثانی یقول انه رمز الیهم بذلك لعلمهم باسباب نزوله و مواقع کلماته" [1]

اور اختلاف دونوں فریقین کے درمیان لفظی ہے۔ اس لئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب غیر توقیفی ہے کہ نبی اکرم ؐ نے ان کی طرف اس کام کو سونپا اس لئے کہ ان کو اسباب نزول اور مواقع کلمات کا علم تھا۔

جمہور نے جو دلائل پیش کئے ہیں ان میں حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی روایات ہیں۔ حضرت حذیفہ کی حدیث اس سے پہلے گذر چکی اور اس کے متعلق قاضی عیاض کا بھی قول گذر چکا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ابو بکر باقلانی کے قول کا حوالہ دیا ہے اس کے بعد قاضی ابو بکر باقلانی فرماتے ہیں:

" واما من قال من اهل العلم ان ذلك بتوقیف من النبی صلی الله علیه وسلم کما استقل فی مصحف عثمان وانما اختلفت المصاحف قبل بلغهم التوقیف فیتأول قراءته صلی الله علیه وسلم النساء ثم ال عمران هنا علی انه کان قبل التوقیف والترتیب. قال ولا خلاف انه یجوز للمصلی ان یقرأ فی الرکعة الثانیة سورة قبل التی قرأها فی الاولی...." [2]

دوسری بات یہ کہ حضرت حذیفہؓ کی حدیث مضمون کی تنہا ایک روایت ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی ایسی روایت نہ مل سکی جس سے اس مضمون کی تائید ہوتی ہو بلکہ اس کے برعکس خود حضرت حذیفہؓ سے مستدرک، حاکم، سنن ابی داؤد اور شرح معانی الآثار میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ ایسی روایت موجود ہے جس میں ان سورتوں

---

[1] البرہان نوع ۱۴ [2] نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۳۰ مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ترتیب مصحف کی موجودہ ترتیب کے بالکل مطابق ہے۔ مستدرک حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

من حذیفۃ قال صلیت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من رمضان فی حجرۃ فقام فکبر ثم افتتح البقرۃ فقلت یبلغ راس المائۃ ثم قلت یبلغ راس المائتین قال ثم ختمہا ثم افتتح ال عمران فقرأہا ثم افتتح النساء فقرأہا ...." [1]

سنن ابی داؤد میں ایک مرفوع حدیث نقل ہوئی ہے اس میں بھی سورۂ بقرہ کے معاً بعد سورۂ آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے جس سے مذکورہ بالا باتوں کو مزید تقویت پہونچتی ہے۔ روایت ہے۔

عن عوف بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیلۃ فقام فقرأ سورۃ البقرۃ ثم رکع بقدر قیام ثم سجد بقدر قیامہ ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورۃ سورۃ" [2]

دوسری روایت حضرت ابن عباس کی ہے۔ اس پر ناقدین حدیث نے کئی حیثیات سے سخت کلام کیا ہے۔ "سند کے اعتبار سے اس میں یہ خرابی ہے کہ تمام طرق "عوف بن ابی جمیلہ" سے چلتے ہیں اور اس کا یہ حال ہے کہ ابن مبارک نے اس کو قدری شیعی کہا ہے [3] پھر اسی کتاب میں اسی صفحہ پہ میزان الاعتدال کے حوالے سے اس کو رافضی لکھا ہے ایک اور خرابی اس روایت میں یہ کہ "یزید الفارسی" مجہول شخص ہے۔ چنانچہ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے یحییٰ ابن سعید لم یعرفہ۔ [4]

مناع القطان اس پر مناقشہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یدور اسنادہ فی کل روایاتہ علی "یزید الفارسی" الذی یذکرہ البخاری فی الضعفاء وفیہ تشکیک فی اثبات البسملۃ فی اوائل السور کان عثمان کان یثبتہا برأیہ

---

[1] حاکم۔ لمستدرک ج ۱ ص ۱۳۲ تحقیقات سنہ ۱۹۸۹ء

[2] سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ۔ بحوالہ سابق۔

[3] ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۱۶۷ بحوالہ عہد نبوی میں قرآن مجید کی تدوین و ترتیب از مولانا بدر الدین صاحب علوی دار العلوم دیوبند سنہ ۱۹۵۱ء [4] بحوالہ سابق۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال فیه الشیخ احمد شاکر فی تعلیقه علیه بمسند الامام

لا اصل له"۔ [۱]

(۱) ان حدیث ابن عباس هذا غیر صحیح لان الترمذی قال فی تخریجه انه حسن غریب لا یعرف الا من طریق یزید الفارسی عن ابن عباس ویزید هذا مجهول الحال فلا یصح الاعتماد علی حدیثه الذی انفرد به فی ترتیب القرآن۔

(۲) انه علی فرض صحته یجوز ان جواب عثمان لابن عباس کان قبل ان یعلم بالتوقیف ثم علمه بعد ذلک۔" [۲]

علامہ طیبی حضرت ابن عباس کے سوال کی توجیہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

"قال الطیبی توجیه السوال ان الانفال لیست من السبع الطوال لقصرها عن المئین لانها سبع وسبعون آیة ولیست غیرها لعدم الفصل بینها وبین براءة فاجاب عثمانؓ بما یشبه کل ما وجده فعلم من جوابه ان الانفال والبراءة نزلتا منزلة سورة واحدة وکملت السبع الطوال بهما"۔ [۳]

دوسرا قول جو ابن عطیہ کا ہے اس کا جواب مناع قطان اس طرح دیتے ہیں۔

"الذی یری ان بعض السور ترتیبها توقیفی وبعضها ترتیبه اجتهادی فان ادلته ترتکز علی ذکر النصوص الدالة علی ما هو توقیفی. اما القسم الاجتهادی فانه لا یستند الی دلیل یدل علی ان ترتیبه اجتهادی"۔ [۴]

امام بیہقی جن کی طرف علامہ سیوطیؒ کا بھی میلان ہے علامہ آلوسیؒ ان کا جواب یہ دیتے ہیں:

"ذهب البیهقی الی ان جمیع السور ترتیبها توقیفی الا براءة والانفال وله انشرح صدر الامام السیوطی لما ضاق ذرعا عن الجواب. والذی ینشرح له صدر هذا الفقیر هو ما انشرحت له صدور الجمع الغفیر من ان ما بین الدفتین الآن موافق لما فی اللوح من

باقی

[۱] مباحث فی علوم القرآن مناع قطان ص ۱۴۴ [۲] مناهل العرفان فی علوم القرآن

[۳] حاشیه ترمذی ص ۱۳۴ [۴] مباحث فی علوم القرآن مناع القطان۔

© rasailojaraid.com